بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION No-P.G.D.P-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۷ شمارہ ۳۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian 143516

ہفت روزہ بدر قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA No. R.N. 61/57

۲۵ محرم ۱۴۰۹ ہجری ۸ تبوک ۱۳۶۷ ہش ۸ ستمبر ۱۹۸۸ء

مُباہَلہ

دُعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے
اس کیلئے کسی مخصوص مقام پر اجتماع ضروری نہیں

جب کوئی شخص خدا کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے مخالف اس کا انکار کریں اور تکذیب میں شدت اختیار کریں اور دلائل کو سختی سے ٹھکرا دیں اور اس کے بدلے مخالفت اور تمسخر اور تذلیل کا سلوک کریں تو ایسی صورت میں دعویدار یا اس کا نمائندہ مخالفت کرنے والوں کو دعوت دیتا ہے کہ آؤ ہم یہ معاملہ خدا کی عدالت میں لے جائیں اور بجائے حجت بازی اور بحث و مباحثہ کے اس بات کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دیں کہ دو فریقین میں سے جو جھوٹا ہو اس پر لعنت بھیج کر دنیا پر ثابت کر دے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ اس کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ آل عمران آیت ۶۲ میں ملتا ہے۔ ابتہال کا مطلب ایک دوسرے کے مقابل پر صف آرائی نہیں ہے اور نہ ہی کسی ایک جگہ اکٹھے ہونے کا کوئی مفہوم اس میں پایا جاتا ہے بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ ہم اللہ کے حضور گریہ وزاری کریں گے اور عاجزانہ دعائیں کریں گے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس پر خدا لعنت بھیجے۔ پس مباہلہ کا فیصلہ شوخی، فقرہ بازی اور گالی گلوچ سے نہیں ہوتا اور نہ انہی دلائل کو دہرانے سے ہوتا ہے جو دونوں فریق ایک دوسرے کے مقابل پہلے سے استعمال کرتے چلے آتے ہیں بلکہ مباہلہ کے بعد حجت بازی ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (الشوریٰ: ۱۶) اب چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کا اعلان عام ہو چکا ہے اس لئے احمدیت کے مخالفین و معاندین کے ساتھ بحثیں ختم ہو گئیں اس کے بعد انتظار ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کیا ظاہر فرماتا ہے۔

جماعت احمدیہ نے مباہلہ کی جو دعوت دی ہے وہ اسی مفہوم کے مطابق ہے اس لئے کسی ایک مقام پر اکٹھا ہونا ہرگز جماعت احمدیہ کے فرار پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ امام جماعت احمدیہ اور ساری دنیا کے احمدیوں نے پہلے دن سے ہی خدا کے حضور یہ دعائیں شروع کر دی ہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت بھیجے اور اگر مخالف ظلم و ستم سے باز نہ آئے اور تکذیب میں بڑھتا چلا جائے تو پھر اس کا جھوٹ دنیا پر ظاہر کرے تاکہ سعید فطرت لوگ ہدایت پائیں اس لئے جماعت احمدیہ تو مباہلہ میں داخل ہو چکی ہے جو جماعت کی دعوت مباہلہ کو قبول کرے اور جو جماعت انکار کرے اور جو بھی احمدی دعوت مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے خدا کے حضور ابتہال و گریہ وزاری سے یہ دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی لعنت جھوٹے کا مقدر ہے تو وہ مباہلہ میں فریق بن جاتا ہے۔ ہماری طرف سے صرف یہ نصیحت ہے کہ اسلامی طریق اور سنت کے مطابق شرافت کا مظاہرہ کیا جائے اور خوف خدا سے کام لیا جائے اور اس بات کا انتظار کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کیا

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ خیر و عافیت سفر سے واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

★ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء کو منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"عدالت سے اس بارہ میں کیا فیصلہ صادر ہوتا ہے"

منجانب: رشید احمد چوہدری
پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ انگلستان
(بشکریہ۔ روزنامہ جنگ لندن ۲۲ اگست ۱۹۸۸ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹرز نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان

۸ تبوک ۱۳۶۷ ہجری شمسی

حضرت خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک عظیم الشّان پیشگوئی کا ظہور

جامع ترمذی میں لکھا ہے۔ عن علیؓ قال سئلہ رجلٌ فقال أیَّ شھرٍ تامرنی ان اصوم بعد شھر رمضان فقال لہ ما سمعت احدًا یسأل عن ھذا الا رجلًا سمعتہ یسأل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و انا قاعدٌ عندہ فقال یا رسول اللّٰہ ای شھر تامرنی ان اصوم بعد شھر رمضان قال ان کنت صائمًا بعد شھر رمضان فصم المحرم فانہ شھر اللّٰہ فیہ یومٌ تاب اللّٰہ فیہ علی قومٍ ویتوب فیہ علی قومٍ آخرین ۔ (ترمذی باب ماجاء فی صوم المحرم)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کے بعد آپ مجھے کس مہینہ میں روزہ رکھنے کی ہدایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے یہی سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا جس کا جواب آپؐ نے یہ دیا تھا کہ اگر تم رمضان کے روزوں کے علاوہ روزہ رکھنا چاہو تو ماہ محرم میں روزہ رکھو وہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالے ایک قوم پر رجوع برحمت ہوا تھا اور آئندہ بھی اسی مہینہ میں اللہ تعالیٰ قوم آخرین پر رجوع برحمت ہوگا۔

"تاب اللّٰہ" کے حاشیہ میں لکھا ہے تاب اللّٰہ فیہ علی قوم ھم قوم موسٰی بنو اسرائیل نجاھم اللّٰہ من فرعون واغرقہ۔ یعنی تاب اللّٰہ فیہ علی قوم سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے نجات دی تھی اور فرعون کو غرق کر دیا تھا۔ "شھر اللّٰہ" کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ماہ محرم کی اضافت جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہے تو یہ اس کی عظمت کے لئے ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے "آخرین" کا لفظ استعمال فرما کر سورہ جمعہ کی آیت والخرین منھم لما یلحقوا بھم کی طرف یہ لطیف اشارہ فرمایا ہے کہ حضورؐ کی بعثت ثانیہ یعنی بعثت مسیح موعود کے ساتھ اس عظیم الشان پیشگوئی کا تعلق ہے۔

اس حدیث میں مندرجہ ذیل باتیں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ نے ماہ محرم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے بچایا تھا اور فرعون کو غرق کر دیا تھا۔

(۲)۔ اسی ماہ محرم میں آئندہ مسیح موعود کی بعثت کے دور میں ایسا ہی واقعہ پیش آئے گا۔ اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی پوری ہو گی۔ چنانچہ ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو یہ پیشگوئی بڑی وضاحت سے پوری ہو گئی کہ ایک فرعون زمانہ نے خدائی جماعت کے تمام حقوق چھین کر مظالم کی انتہا کر دی اور آخر جس طرح وہ ایک ہفتہ اندر اسی طرح اپنے بڑے بڑے جرنیلوں کے ساتھ ہوائی جہاز میں آسمان کی بلندیوں میں ہلاک ہوا جس طرح فرعون پانی کی گہرائیوں میں ہلاک ہوا اور جس طرح ابوجہل اپنے بڑے بڑے جرنیلوں کے ساتھ جنگ بدر میں سطح زمین پر ہلاک ہوا تھا۔ اور اس طرح حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی ماہ محرم میں پوری ہو گئی اور دونوں فرعون بروز بدھ ہلاک ہوئے ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے (درثمین)

اس پیشگوئی کی بنیاد درحقیقت سورۃ الفجر میں ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف تفسیر کبیر میں اس کا بالکل صاف صاف نقشہ کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے جس کا ایک حصہ بدر کی اسی اشاعت کے صفحہ ۹ وصفحہ ۱۰ پر پیش کیا گیا ہے۔ تفسیر کبیر کی مذکورہ جلد آج سے ۳۴ سال قبل ضبط تحریر میں آئی تھی۔ اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ۴۴ سال پرانا رؤیا بھی درج کیا گیا ہے جس میں بڑے واضح اشارے موجود ہیں کہ یہ واقعہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دور خلافت میں پیش آئے گا۔ ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے (درثمین)

بہرحال قرآن کریم اور حدیث نبوی کی یہ ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی منصہ شہود پر آئی ہے کہ جس کے سامنے مکذبین کے تمام گندے ہتھیار ماند پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

چمن اُجاڑ کے آندھی تو جا چکی لیکن
پرندے شاخ پہ بیٹھے ہیں سوگوار اب تک

(عبد الحق فضل)

باغِ احمد کے گلستاں میں بہار آنے کو ہے

باغِ احمد کے گلستاں میں بہار آنے کو ہے
یہ فضا مہکے گی اک اک پھول کھل جانے کو ہے
آگ میں جل بجھ کے پاتا زندگی اور دیکھتا
شمع سے کتنی محبت ایک پروانے کو ہے
صفحۂ ہستی پہ ایسی خامشی سے چھا رہی
ہوش والوں کو جگانا اب کے دیوانے کو ہے
صبح کے غنچے گواہ یہ تارے سب کہتے رہے
سلسلہ احمد کا ملکوں ملکوں چھا جانے کو ہے
یہ تو ابتوں پر سزائیں اور خطاؤں پر عطا
قاضی اب ایسی عدالت کا صلہ پانے کو ہے
یہ زمیں فرعونیوں سے اس قدر بوجھل ہوئی
طور کا پھر نور مرعا جلوہ فرمانے کو ہے
گونجتا ہے نعرۂ فتح و ظفر کانوں میں پھر
گیت نصرت کے ہماری اک جہاں گانے کو ہے
"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"
مژدہ یہ روح القدس تیار سنوانے کو ہے
مہدیٔ مسعود کی آواز بھیجے چار دانگ
پرچم اسلام ناظر نبیؐ لہرانے کو ہے

(محتاج دعا: غلام نبی ناظر باری پورہ)

خطبہ جمعہ

انسانی پیدائش کا مقصد نماز ہے اور نماز سے حاصل ہوتا ہے۔ نماز میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں

اپنی آئندہ نسلوں کو عبادتوں پر قائم کرنے کیلئے دعا کی طرف متوجہ ہوں اور دعاؤں میں ابتہال پیدا کریں

میرے دل میں ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے اس کے لئے کہ بہت سے آپ میں سے اس کا تصور نہیں کر سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ وفا (جولائی) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ

محترم عبدالحمید صاحب غازی ۔ ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر شکریہ کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ۔۔۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

(العنکبوت : ۴۶ - ۴۹)

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے پہلے سو سال عنقریب پورے ہونے کو ہیں۔ جوں جوں اگلی صدی قریب تر آتی چلی جا رہی ہے۔ میں جماعت کو مختلف رنگ میں بعض تربیتی امور کی طرف متوجہ کر رہا ہوں اور اس سلسلے میں گزشتہ ایک سال سے مسلسل ایک مربوط مضمون کی شکل میں، یکے بعد دیگرے، کئی خطبات دیئے۔ لیکن ان سب میں سب سے زیادہ اہم جس کی طرف آج میں دوبارہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں، وہ نماز باجماعت کے قیام کے سلسلے میں ہے۔ نماز تمام عبادتوں کی روح ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد نماز ہے اور نماز سے حاصل ہوتا ہے۔ نماز میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں۔ اور جیسے جیسے انسان نماز میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے، اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے فلاح کی مزید کنجیاں عطا ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے عمداً لفظ "کنجی" استعمال نہیں کیا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ نماز کی کیفیت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ انسان کو اللہ تعالیٰ نئے نئے امور کی فہم عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور نئے مضامین اس پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے متعدد اقتباسات، میں جماعت کے سامنے پہلے رکھ چکا ہوں۔ لیکن آج زیادہ تر توجہ نماز کی ابتدائی منازل کی طرف دلانی چاہتا ہوں کیونکہ خصوصاً مغرب کے ممالک میں، میں نے اپنے سفر کے دوران، بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ایک طبقہ ایسا ہے جو ابھی تک نماز کی ابتدائی حالتوں پر بھی قائم نہیں ہو سکا۔ میں نے انگلستان میں بھی عمومی جائزہ لیا اور

بعض خاندانوں سے تفصیلی گفتگو بھی کی۔

ان کے بچوں کے حالات معلوم کئے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت تکلیف پہنچی کہ ہم ابھی تک، نماز کے سلسلے میں اپنی آئندہ نسلوں کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکے۔ اور یہی وہ امر ہے جو میرے لئے پہلی صدی کے آخر پر سب سے زیادہ فکر کا موجب بن رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اگر جماعت احمدیہ اگلی صدی میں اس حال میں داخل ہو کہ ہماری اگلی نسلیں نماز سے غافل ہوں۔ یہ ایک ایسی فکر انگیز بات ہے کہ جب تک، ہر دل میں اس کی فکر پیدا نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکا۔ اور

بار بار توجہ دلانے کے باوجود

جس رنگ میں، میں یہ فکر دلوں میں پیدا کرنی چاہتا ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی تک اس رنگ میں یہ فکر بہت سے دلوں میں پیدا نہیں کر سکا۔ جہاں تک جماعت کے عمومی اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ابتلاء کے موجودہ دور میں جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار بہت بلند ہوا ہے اور نیک کاموں میں تعاون کی روح میں ایک نئی جلاء پیدا ہو گئی ہے۔ ایک آواز پر لبیک کہنے کے لئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں۔ اور جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے۔ جس طرح

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: گلوب ربر مینو فیکچرز ۱/۷ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ ۔ فون 27-0441 گرام GLOBEXPORT

اخلاص کے ساتھ جماعت اُس آواز پر لبیک کہتی ہے، اُس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ لیکن یہ اخلاص فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں۔ اگر اس اخلاص کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے یہ اخلاص ایک آنے جانے والے موسم کی طرح کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ سخت گرمیوں کے بعد اچھا موسم آتا ہے اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں۔ بعض دفعہ سخت سردی کے بعد خوشگوار موسم کے دَور آتے ہیں لیکن یہ چیزیں آنے جانے والی ہیں، ٹھہر جانے والی نہیں۔

عبادت کوئی موسمی کیفیت کا نام نہیں۔

عبادت زندگی کا ایک مستقل رابطہ ہے۔ عبادت کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ کئی قسم کے زندہ رہنے کے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں۔ مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے، ایسا مستقل، دائمی، لازمی اور ہر لحظہ جاری رہنے والا رشتہ اور کسی چیز کا نہیں۔ پس یہی رشتہ عبادت کو انسان کی رُوحانی زندگی سے ہے۔ یہ عبادت ذکرِ الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے۔ لیکن وہ کم سے کم نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سُنّت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا۔

وہ ذکرِ الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا

اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ آج پھر جماعت کو نماز کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

میں جانتا ہوں کہ اکثر وہ احباب جو اس مجلس میں حاضر ہیں، خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمازوں کے پابند ہیں۔ مگر میں حال کی، موجودہ دَور کی بات نہیں کر رہا۔ میں مستقبل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک اُن کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں۔ جب تک اُن کی آئندہ نسلیں اُن کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں۔ اُس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اُس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند اُمنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔

اس لئے بالعموم جو احمدی بالغ ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو، میں بڑے عجز کے ساتھ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں اُن کا جائزہ لیں۔ اُن سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ معلوم کریں کہ جو کچھ وہ نماز میں پڑھتے ہیں اُس کا مطلب بھی اُن کو آتا ہے یا نہیں؟ اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز میں پڑھتے ہیں کہ جتنی جلدی یہ بوجھ گلے سے اُتار پھینکا جا سکے، اُتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ اگر آپ اس پہلو سے جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے، سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے اُبھریں گے وہ دلوں کو بےچین کر دینے والے جواب ہوں گے۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ایسی بات، ایسی مجلس میں کرنا، جس میں تمام دنیا سے مختلف ممالک کے نمائندے آئے ہوں، یہ اچھا اثر پیدا نہیں کرے گا۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اقرار جو تمام دنیا میں تشہیر پا سکتا ہے اور مخالف اس سے خوش ہو سکتے ہیں، ایسی مجلس میں کرنا کوئی اچھی بات نہیں۔ مگر مجھے اس کی ادنیٰ بھی پرواہ نہیں کہ دنیا سچائی کے اقرار کے نتیجے میں ہمیں کیا کہتی ہے۔

جب تک آپ سچائی کے اقرار کی جُرأت پیدا نہیں کرتے

آپ کی دینی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ آپ کی اخلاقی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ آپ کی رُوحانی حالت درست نہیں ہو سکتی کہ ہمارا سب حال خدا کے سامنے ہے اور خدا کی نظر کے سامنے ہم ہمیشہ کھلی ہوئی کتاب کی طرح پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمارے جو بھی اقرار ہیں وہ اپنے خدا کے حضور میں۔ اور یہ شعور بیدار کرنے کے لئے، جماعت کے دلوں کو جھنجھوڑنے کے لئے، میں نے ضروری سمجھا کہ آج اس خطبے میں آپ کو خصوصیت کے ساتھ اس مرض کی طرف توجہ دلاؤں جس کے متعلق خطرہ ہے کہ ہماری اگلی نسلوں کے لئے بعض صورتوں میں ہلاکت ثابت ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خصوصیت کیساتھ مغربی ممالک میں یہ مرض پایا جاتا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ لیکن میں جب غور کی نظر سے مشرقی ممالک کو دیکھتا ہوں تو ان کی حالت بھی کوئی اس سے بہت زیادہ بہتر نہیں پاتا۔ یہاں تک کہ جب میں پاکستان کے حالات پر نظر ڈالتا ہوں تو وہاں کی جماعتوں کی حالت بھی کئی پہلوؤں سے قابلِ فکر دیکھتا ہوں۔ مجھے ایک ایسا تجربہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کے نتیجے میں اور وقفِ جدید کے ساتھ وابستہ رہنے کے نتیجے میں اور انصار اللہ کے ساتھ وابستہ رہنے کے نتیجے میں دیہاتی جماعتوں میں پہنچ کر دیہاتی جماعتوں کے حالات کو قریب کی نظر سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے میرا مزاج ایسا بنایا ہے کہ اعداد و شمار پر نظر رکھنے کی عادت ہے اس لئے میں نے ہمیشہ تمام دَوروں میں تقریریں کرنے کی بجائے تفصیل سے حالات کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔ بعض مجالس میں تقریر کے پروگرام کے ہوتے ہوئے بھی، اُس پروگرام کو منسوخ کیا اور نوجوانوں کو اور بچوں کو کھڑا کر کے، اُن سے پوچھنا شروع کیا کہ بتاؤ تم نماز میں کیسے ہو؟ تمہیں نماز پڑھنی آتی بھی ہے کہ نہیں؟ آتی ہے تو پڑھ کے سنا دو۔ اور سُناتے ہو تو پھر اس کا مطلب بھی بتاؤ۔ غرضیکہ میں نے بڑی تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ اور ان دَوروں کے وقت مسلسل جماعت کو متنبہ کرتا رہا ہوں کہ جس حالت میں آج ہم اپنے بچوں کو پاتے ہیں، یہ ہرگز اطمینان بخش نہیں ہے۔

اس لئے محض مغرب کو متہم کرنا بھی مناسب نہیں۔ مغرب کے ملکوں کے بعض ایسے زائد محرکات ہیں جو نماز سے غیر اللہ کی طرف کھینچنے میں مزید ابتلاء پیدا کرتے ہیں۔ لیکن مشرقی ممالک میں کچھ اور قسم کے محرکات ہیں۔ وہاں کی غربت، وہاں کی بدحالی، وہاں کے موسموں کی کڑی آزمائشیں، بہت سے ایسے محرکات ہیں جن کے نتیجے میں انسان بسا اوقات گھر واپس آنے کے بعد یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اپنی اولاد کی طرف صحیح توجہ دے سکے۔ اس لئے تمام دنیا میں، جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے اور اس وقت ۱۱۴ سے زائد ملکوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔

ہمیں آج کے بعد کا بقیہ سال

خصوصیت سے نماز کو قائم کرنے کی کوششوں میں صَرف کرنا چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں بھی ہیں۔ انصار اللہ کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور نظام جماعت کی من حیث الجماعت بھی ذمہ داریاں ہیں۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تربیت کا ہمیں گُر سکھایا وہ یہ نہیں تھا کہ ہم اپنے نظام کے اوپر تربیت کے کاموں کا انحصار کر دیں۔ بلکہ فرمایا: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔ کہ

"خبردار! تم میں سے ہر ایک ایک چرواہا ہے، ایک گڈریا ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

یہ تربیت کا کتنا عظیم الشان نکتہ ہے۔ کہ جسے اگر قومیں یاد رکھیں یا مسلمان یاد رکھتے تو کبھی بھی انحطاط پذیر نہیں ہو سکتے تھے۔ ہر فردِ بشر جو ایک گھر رکھتا ہے یا گھر سے بڑھ کر اپنے معاشرے میں کوئی حیثیت رکھتا ہے۔ یا ایک شہر کے معاشرے سے بڑھ کر ملک یا قوم میں کوئی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے ہر شخص پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان اطلاق پاتا ہے۔ اور کیسے خوبصورت انداز میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا کہ "تم میں سے ہر ایک ایک گڈریا ہے۔ مالک نہیں ہے۔" رَاعٍ اُس گڈریے کے متعلق استعمال ہوتا ہے جو لوگوں کی، مالکوں کی بھیڑیں لے کر اُن کو چرانے کے لئے باہر جاتا ہے

تو یہ نہیں فرمایا کہ تم اپنی اولاد کے مالک ہو۔ اور اپنی اولاد کے بارے میں تم پوچھے جاؤ گے یا جن لوگوں پر تمہارا اثر و رسوخ ہے یا جس قوم میں تمہارا نفوذ ہے اُن لوگوں یا اُس قوم کے متعلق اس لئے پوچھے جاؤ گے کہ تم اُن پر کوئی مالکانہ حقوق رکھتے ہو۔ فرمایا، ہرگز نہیں۔ تم جس حیثیت میں بھی ہو۔ ایک چھوٹے دائرے میں ایک مقام تمہیں نصیب ہوا ہے۔ یا ایک وسیع تر دائرے میں ایک مقام تمہیں نصیب ہوا ہے۔

تمہارا مقام ایک گڈریئے کا سا مقام ہے

اور جو کچھ تمہاری رعیت ہے، جو کچھ تمہارے تابع فرمان لوگ ہیں۔ یہ سارے خدا کی ملکیت ہیں۔ خدا کی بھیڑیں ہیں۔ اور جس طرح بھیڑوں کا مالک گڈریئے سے اُن کا حساب لیا کرتا ہے اور بعض دفعہ ایک ایک بھیڑ کو گن کے وصول کرتا ہے۔ اور نقصان کے عذر کو قبول نہیں کرتا۔ اسی طرح تم میں سے ہر ایک خدا کے حضور جوابدہ ہے تم اپنی اولاد کے بھی مالک نہیں۔ یہ تمہارے سپرد امانتیں ہیں۔ اس لئے سب سے اہم ذمہ داری خود گھر والے کی ہے اور پھر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے تفصیل سے یہ ذکر بھی فرمایا کہ گھر کی مالکہ بھی اپنے دائرہ اختیار میں مسئول ہوگی۔ اس سے بھی پوچھا جائے گا۔ اور "کُلُّکُم" نے تو سارے بنی نوع انسان کو محیط کر لیا ہے۔ کسی قسم کا کوئی انسان بھی اس فرمان کے دائرۂ کار سے باہر نہیں رہا۔ اس لئے یہی وہ بہترین گُر ہے جسے سمجھنے کے بعد، یہی وہ بہترین ارشاد ہے۔ جس پر عمل کرنے کے بعد ہم فی الحقیقت زندہ رہنے کا سبق سیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ہر وہ شخص جو کسی حیثیت سے کوئی اثر رکھتا ہے اُسے

نماز کا نگران ہو جانا چاہیئے

ہر باپ کو اپنی بیوی اور اپنے بچوں کا نگران ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو باقاعدہ مستقل مزاجی کے ساتھ نماز کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

(سورۃ مریم - ۱۹ : ۵۶)

بہت پرانی بات ہے۔ ہزاروں سال پہلے کا واقعہ ہے۔ تمام انبیاء قوم کو نصیحت کیا کرتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ اس معاملے میں ایسا دل اور ایسی جان ڈال کر نصیحت فرمایا کرتے تھے اور اس بارے میں ایسے بیقرار رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کی نظر اُن پر پڑی اور قرآن کریم کی دائمی کتاب میں ان کا ذکر محفوظ فرما دیا۔

اس سے ایک اور سبق بھی ہمیں ملتا ہے کہ ہم کوئی کام خواہ کیسے ہی مخفی طور پر کریں۔ اور دنیا کی نظر سے اوجھل رہ کر بھی کریں۔ خواہ آباد شہروں کے بیچ میں کریں یا صحراؤں کے درمیان ایک چھوٹی سی بستی میں کریں۔ شہر کی گلیوں میں کریں یا اپنے گھر کے خلوت خانوں میں کریں۔ خدا کی نظر ہر کام پر پڑتی ہے۔ اور جس کام کو خدا قبولیت عطا فرماتا ہے اُس کام پر محبت اور پیار کی نظر رکھتا ہے اور اس کام کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت کی جو جزاء آپ کو اُخروی دنیا میں ملے گی وہ ایک الگ جزاء ہے۔ لیکن آپ کی مثال کو قیامت تک کے لئے دنیا کے سامنے زندہ کر کے پیش کر دینا، خود اپنی ذات میں ایک عظیم الشان جزاء ہے کہ اس کی مثال دنیا میں کم دکھائی دیتی ہے۔

پس وہ اسمٰعیلی صفت اپنے اندر پیدا کریں۔ اپنی بیویوں کی نمازوں کی طرف متوجہ ہوں اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اپنی بچیوں کی نماز کی طرف متوجہ ہوں۔ اور یاد رکھیں کہ جب تک آپ اس کام کو بچپن سے شروع نہیں کریں گے۔ یہ کام ثمر دار ثابت نہیں ہوگا۔ محنت کا ویسا پھل آپ کو نہیں مل سکتا جیسی آپ توقع رکھتے ہیں۔

یہ وہ دوسری نصیحت ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمائی۔ جب آپؐ نے یہ فرمایا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اُس کے دائیں کان میں اذان دو۔ جب آپؐ نے یہ فرمایا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اُس کے بائیں کان میں تکبیر کہو۔ تو درحقیقت ہمیں انسانی فطرت کا یہ گُر سمجھا دیا کہ تربیت کے لئے کسی خاص عمر کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ جونہی بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے وہ تمہاری ذمہ داری بن جاتا ہے اور اُس دن سے اُس کی تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اس مضمون پر میں اس سے پہلے بھی روشنی ڈال چکا ہوں کہ گزشتہ زمانوں میں ایک جاہل انسان یہ اعتراض کر سکتا تھا کہ یہ ارشاد بے معنی اور مہمل ہے کیونکہ پہلے دن کے بچے کو تو کچھ سمجھ نہیں آتا۔ وہ تو نہ زبان سمجھتا ہے نہ اشارے جانتا ہے۔ اپنے ماں باپ تک کو پہچان نہیں سکتا۔ اُس کے کان میں اذان دینے کا کیا مطلب ہے؟ مگر آج کی تحقیق نے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ معاملہ کھول دیا ہے اور اس عقدے کو حل کر دیا ہے کہ بچہ نہ صرف یہ کہ ماں کے پیٹ سے باہر آنے پر فوری طور پر اثر قبول کرنے لگ جاتا ہے بلکہ اب تو سائنسدان یہ بات بھی دریافت کر چکے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں پیدائش سے پہلے بھی وہ بیرونی دُنیا کے اثرات کو قبول کرتا ہے۔ اس پر غور کرتے ہوئے میری توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور نصیحت کی طرف مبذول ہوئی۔ آپؐ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ جب میاں بیوی تعلقات قائم کرتے ہیں اُس وقت بھی دُعا کیا کرو۔ اُس وقت بھی شیطان کے ملس سے محفوظ رہنے کی دُعا کیا کرو اور خدا سے پناہ مانگا کرو۔ تو معلوم ہوا کہ پیدائش کے بعد تربیت کا ایک خاص مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ لیکن دراصل پیدائش سے پہلے بھی تربیت کا ایک مرحلہ شروع ہو جاتا ہے اور بچہ بننے کے وقت، اُس کے آغاز کے وقت یا اُس کے آغاز کے امکان کے وقت بھی انسان کو اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے استدعا کرنی چاہیئے۔

میں نے پھر مزید غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مضمون تو اس سے بھی زیادہ گہرا اور وسیع تر ہے انبیاء کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ مدتوں بعد پیدا ہونے والی نسلوں کیلئے بھی دُعا کیا کرتے تھے، جن کا کوئی وجود نہیں تھا۔ وہ شہر مکہ جو آج تمام دنیا کیلئے مرجع خلائق ہے جب اس کے کھنڈرات کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سر نو آباد کرنا شروع کیا تو اُس وقت قیامت تک اپنی آنے والی نسلوں کیلئے دُعائیں مانگیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تربیت کا آغاز صرف بچے کے بڑے ہونے کے وقت کا منتظر نہیں ہوتا بلکہ اُسکی پیدائش کے ساتھ اُسکی پیدائش سے پہلے، بلکہ اُس سے بھی بہت پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی آپ صرف اپنی اولاد کیلئے دُعا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد در اولاد در اولاد اور آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے بھی دُعا کریں۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ان باتوں پر غور کرتے ہوئے میری توجہ پھر اس بات پر آکر ٹھہر گئی کہ ہر بات کا مرکزی نکتہ تو دُعا بنتی ہے۔ دُعا کے بغیر کسی کوشش کو پھل نہیں لگتا۔ دُعا کے بغیر کوئی محنت ثمردار ثابت نہیں ہوتی۔ پس وہ ماں باپ جو اپنی اولاد کی تربیت میں دُعا سے کام نہیں لیتے۔ وہ جتنی محنت کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کی محنت کو پھل نہیں لگ سکتا۔ اگر دُعا کے پانی کے بغیر خشک محنت کریں گے تو یاد رکھیں کہ وہ خشک نمازی پیدا کر دیں گے۔ لیکن حقیقی عبادت کرنیوالے پیدا نہیں کر سکتے۔ اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے جب مَیں نے اپنے تجربے پہ نظر ڈالی تو اُس وقت مجھے سمجھ آئی کہ کیوں بعض سخت گیر ماں باپ کی اولاد نماز پر تو قائم ہوئی لیکن نماز کی رُوح سے عاری اور خالی رہی۔ اور جس طرح ایک مشین گھومتی ہے، جس طرح ایک روبوٹ (ROBOT) چلتا ہے جو بظاہر زندگی والے آثار رکھتا ہے لیکن حقیقت میں زندگی سے خالی ہوتا ہے۔ ایسی عبادتیں بھی ہو جاتی ہیں پس آخری بات، یا یوں کہنا چاہیئے کہ پہلی بات، جو آخری بھی ہے اور پہلی بھی ہے: وہ یہی ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کو عبادتوں پر قائم کرنے کے لئے

دُعا کی طرف متوجہ ہوں

اور دُعاؤں میں ابتہال پیدا کریں۔ دُعاؤں میں درد پیدا کریں۔ دُعاؤں میں گریہ وزاری پیدا کریں۔ دُعاؤں میں خدا تعالیٰ آپ کی بیقراری اور بے چینی کو محسوس کرے اور وہ جان لے کہ آپ واقعۃً اپنی اولاد کو اور آئندہ دُور تک آنیوالی نسلوں کو خدا کے عبادت گذار بندے بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ آئندہ سفر اختیار کرنے کے لئے صراطِ مستقیم کے کنارے پہ کھڑے ہوں گے۔ آپ کے صراطِ مستقیم پر چلنے کا آغاز ہو جائے گا۔ پھر جوں جوں اس راہ میں قدم آگے بڑھائیں ہمیشہ دُعا کو یاد رکھیں اور دُعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں۔ دُعا سے عجائب کام ہوتے ہیں۔

حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں

نصیحت کو ایک نیا شعور ملتا ہے۔ وہ نصیحت کرنیوالا جو دُعا کا عادی نہیں اور دُعا سے خالی نصیحت کرتا ہے اُس کی نصیحت میں جان اور رُوح نہیں ہوتی۔ اُس کی نصیحت بعض دفعہ خوبیاں پیدا کرنے کی بجائے طرح طرح کی خرابیاں پیدا کر دیتی ہے۔ ایسا شخص جو دُعا کا عادی نہیں اور ہر لمحہ اُس کی اپنے خدا پر نظر نہیں۔ اُس کی نصیحت بعض دفعہ خود اُس کے لئے بھی ہلاکت کا موجب بن جاتی ہے۔ کیونکہ اُس کی نصیحت کی خشکی اُس کی رُوح کے پانی کو چوس جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ خود ایک مشین بن جاتا ہے۔ بسا اوقات خشک نصیحت کرنے والا متکبر ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک خشک نصیحت کرنے والا متکبر بن کر نہ صرف خود خدا کی راہوں سے دُور چلا جاتا ہے بلکہ جن کو نصیحت کرتا ہے اُن کو نیکی کی طرف بلانے کی بجائے بدیوں کی طرف دھکیلتا ہے اور ایسی نصیحتیں نہ اُس کے کام آتی ہیں نہ اُن کے کام آتی ہیں جن کو نصیحت کی جاتی ہے۔ کئی ملک ہیں جو مثال کے طور پر آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور خدا کے نام پر کئی تحریکات چلائی جا رہی ہیں۔ لیکن کوئی بھی اثر نہیں رکھتیں کیونکہ وہ نصیحتیں تقویٰ اور دُعا سے عاری ہیں۔ جماعت احمدیہ کو ایسا نہیں بننا۔ جماعتِ احمدیہ تمام دُنیا کے لئے آج وہ آخری نمونہ ہے جو

حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نمونے کا احیاء ہے

اگر یہ نمونہ جماعت احمدیہ میں زندہ نہ ہوا تو پھر ساری دُنیا ہمیشہ کے لئے مر جائے گی۔ اس لئے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں آپ سے کہتا ہوں کہ تم خدا کی وہ آخری جماعت ہو جس پر کائنات کے خدا کی نظر ہے جس سے ساری دُنیا کی زندگی وابستہ

ہو چکی ہے۔ اور یہ عظیم الشان کام دُعا کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے اور یہ عظیم الشان کام ممکن نہیں ہے جب تک آپ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والی نسلیں اپنے پیچھے چھوڑ کر نہ جائیں۔ جب تک ایسا نہ ہو کہ مرنے سے پہلے آپ کی نظریں آپ کی اولاد کے چہروں پر اس طرح پڑ رہی ہوں کہ آپ کے دل سکینت و اطمینان سے بھر جائیں کہ ہاں ہم نے خدا کی راہ میں عبادت کرنے والی اولاد پیچھے چھوڑی ہے۔ جب تک آپ ان کا تقویٰ نہ دیکھیں اُس وقت تک آپ کی زندگی بھی بے کار ہے اور آپ کی موت بھی بے کار ہے۔ اس لئے

اس عمل کی طرف بہت گہری توجہ دیں

ہر وقت بے قراری محسوس کریں۔ کیوں آپ چین سے بیٹھتے ہیں۔ جب آپ اپنے گھر میں اپنی اولاد کو نماز پڑھتے دیکھتے ہیں۔ پھر جب آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آغازِ سفر کوئی انجامِ سفر تو نہیں۔ یہ سفر تو ایسا ہے جس میں لامتناہی مراحل آتے ہیں۔ آپ بظاہر اپنی اولاد کو اگر دُعاؤں کی مدد سے نماز پر قائم بھی کر دیں۔ اور غور سے مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ بہت سے نماز کے ایسے آداب ہیں جن سے وہ عاری ہیں بہت سے، نماز کے ایسے فوائد ہیں جو ان کو ملنے چاہئیں اور اُن کو نہیں مل رہے۔ نماز اُن کی توجہ دُنیا سے ہٹا کر دین کی طرف نہیں کرتی۔ اُن کا دل اسی طرح دُنیا میں اٹکا ہوا ہے جس طرح نماز پڑھنے سے پہلے اٹکا ہوا تھا۔ پس جب ان باتوں کو آپ غور کی نظر سے دیکھیں گے تو پھر ان کی نمازوں کی حالت کو بہتر اور بہتر بنانے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ عجیب اکہ مَیں نے بعض پچھلے خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور بڑی تفصیل سے مضمون کی گہرائی میں جا کر آپ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ نماز کا آغاز محض وہ مقصد نہیں ہے جس سے ہم ہمیشہ کی زندگی پا سکتے ہیں۔ نماز کے آغاز کے بعد پھر آگے

لامتناہی مراحل ہیں جو مسلسل جاری رہیں گے۔

اور اس کے سوا اور کوئی صورت ممکن نہیں ہے۔ دُنیا کا کوئی عبادت کرنے والا عبادت میں اپنے آخری مقام کو نہیں پا سکتا جب تک وہ اس مضمون کو نہ سمجھے کہ جس کی عبادت کی جاتی ہے، اُس کا کوئی آخری مقام نہیں ہے۔ اور جب وہ اس مضمون کو سمجھ جاتا ہے تو پھر اُس آخری منزل، جس کی کوئی منزل نہیں ہے یعنی خدا تعالیٰ، اُس کی طرف مسلسل اور پیہم حرکت کا نام ہی نمازوں کی تکمیل یا نماز کے مقاصد کا حصول بن جاتا ہے۔ اس سے یہ راز ہمیں سمجھ آگیا کہ کوئی نماز جو ایک حالت پر ٹھہر جاتی ہے وہ زندہ نماز نہیں رہتی۔ کوئی نماز کی حالت جو آگے بڑھنے سے رُک جاتی ہے وہ یقیناً زندگی کے پانی سے محروم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ عبادت، ایک ایسا مضمون ہے جس میں کوئی ٹھہراؤ نہیں ہے۔ چنانچہ جب اس پہلو کو خوب سمجھنے کے بعد آپ اپنی اولاد کی طرف متوجہ ہوں گے تو آپ اپنے نفس کی طرف بھی متوجہ ہوں گے۔ پھر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا مضمون سمجھ آئے گا کہ ۵

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل ؛ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پھر آپ کو قدم آگے بڑھانے پڑیں گے تاکہ آپ کی اولاد آپ کے پیچھے پیچھے اپنے قدم آگے بڑھائے۔ پھر یہ مضمون یکطرفہ نصیحت کا مضمون نہیں رہے گا۔ آپ خوب سمجھ لیں گے اور اس بات کا عرفان حاصل کر لیں گے کہ آپ کو ہمیشہ اپنی نمازوں کی حالت کو پہلے سے بہتر بنانا ہو گا۔ اور اس کے ساتھ اپنی اولاد کو اپنے پیچھے چلنے کے اشارے کرنے ہوں گے۔ اپنے پیچھے چلے آنے کی تلقین کرنی ہو گی۔ اور نمازوں کے جو پھل آپ حاصل کریں گے اُن پھلوں میں اپنی اولاد کو شریک کرنا ہو گا۔ اس طرح اُن کو یہ معلوم ہو گا کہ یہ کوئی محض دکھاوے کا بوٹا نہیں۔ یہ وہ پھلدار درخت ہے جس سے واقعۃً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں اور اس کے قُرب اور اس کے

پیار کے پھل لگتے ہیں۔ پھر یہ نمازیں شہزاد ہو جائیں گی۔ پھر یہ نمازیں ہمیشہ نشو و نما پاتی رہیں گی۔

پس نماز کی حقیقت کی طرف نظر کریں۔

گہرائی سے اپنی اولاد کا جائزہ لیں

اور پھر اپنا جائزہ لیں۔ اور پھر دونوں مل کر دعائیں کرتے ہوئے اس سفر کو آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ اس راہ میں بہت ہی محنت درکار ہے۔ بہت سے مراحل آتے ہیں جب انسان تھک جاتا ہے۔ ہمت ہار دیتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ کب تک میں یہ کام کرتا رہوں گا۔ بسا اوقات اپنی اولاد کو مہینوں سالوں نصیحت کرتا ہے۔ اور اولاد ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ دل میں سخت درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں۔ کس زبان سے میں ان کو سمجھاؤں کہ عبادت میں تمہاری زندگی ہے۔ مگر بندہ عاجز ہے۔ بے بس ہے۔ اس کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ لیکن یاد رکھیں

ایسے موقعوں پر ہرگز مایوس نہیں ہونا

اس وقت پھر یاد کریں کہ آپ کا تمام تر انحصار، عاجزانہ دعاؤں پر ہے۔ ایسی صورت میں جب آپ اپنی نصیحت کی ناکامی پر دل میں دکھ محسوس کریں وہ وقت حضور ہدایت کے ساتھ دعا کا وقت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے بہتوں نے یہ تجربہ کیا ہوگا۔ مگر کئی ایسے بھی ہیں کہ جن کو شاید ذاتی طور پر اس بات کا تجربہ نہ ہوا ہو۔ اس لئے ان کو بتانے کی خاطر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی میں بارہا یہ محسوس کیا ہے کہ مایوسی کے وقت مایوسی ہی سے زندگی کا پانی نکلتا ہے اگر آپ دعا کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب آپ کی کوششیں بیکار جا رہی ہوں جب کوئی نتیجہ نہ نکل رہا ہو اس وقت اگر آپ خدا کو الحاح، عاجزی اور خشوع کے ساتھ پکاریں تو انہی ناکامیوں میں سے مراد کا ایسا سرچشمہ پھوٹتا ہے، جو سبیل بن جاتا ہے، جو ہمیشہ کے لئے آپ کو زندگی بخشتا ہے۔

پس اس روح کے ساتھ

اپنی اولاد کو نمازوں پر قائم کریں

اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ کو آغاز بہرحال پہلے سبق سے کرنا ہوگا پہلے ان کو روزمرہ کی نمازوں کی عادت ڈالنی ہوگی۔ لیکن یاد رکھیں یہ کام سختی سے نہیں ہوگا۔ دعا کے بعد آپ کے دل میں ایک قسم کی نرمی پیدا ہو جائے گی۔ دعا کے بعد آپ کے دل میں ایک قسم کا عجز پیدا ہو جائیگا اور دعا کے نتیجے میں آپ کی اولاد کے دل بھی نرم ہوں گے۔ پھر آپ ان کو پیار اور محبت سے سمجھائیں اور ضروری نہیں کہ پہلے دن ہی آپ کی اولاد پانچ وقت کی نمازی بن جائے اور ضروری نہیں کہ آپ کی اولاد جب پانچ وقت کی نمازی بن جائے تو وضو میں بھی ویسا ہی اہتمام کرتی ہو۔ اور دیگر لوازمات میں بھی ویسا ہی اہتمام کرتی ہو۔ آپ کو ایسی خواتین اور بچیاں بھی ملیں گی جو اپنے سنگھار کو بچانے کی خاطر تیمم کر لیں گی۔ اس وقت ان کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھیں۔ اس وقت ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنائیں ورنہ آپ کی نصیحت سارا اثر کھو دے گی۔ آپ ان کے قریب آنے کی بجائے ان سے دور ہٹ جائیں گے۔ اور دور کی آواز وہ اثر نہیں کرتی جو قریب کی آواز اثر کیا کرتی ہے۔ ایک محبت کرنے والا جو اپنے محبوب کے کان میں سرگوشی کرتا ہے دنیا کی بلند ترین آواز رکھنے والا انسان بھی وہ اثر اپنی آواز میں نہیں دیتا جو دور کی آواز ہوا کرتی ہے۔ اس لئے آپ قریب رہیں۔ یاد رکھیں یہ آواز سمجھ لیں اور کبھی نہ بھولیں کہ اگر کامیاب نصیحت کرنی ہے تو آپ کو

ہمیشہ اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے قریب رہنا ہوگا

روحانی طور پر، اپنے دلی تعلقات کے لحاظ سے، اپنے جذبات کے لحاظ سے۔ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے آپ اور ان کے درمیان کوئی خلیج حائل ہو جائے۔ حوصلہ کریں۔ وسعت قلبی کا ثبوت دیں۔ ان کی کمزوریوں کو دیکھیں تو اپنی کمزوریاں بھی تو یاد کیا کریں۔ آپ بھی کب پہلے دن ہمیشہ کے برابر نمازی بن گئے تھے۔ کئی مراحل میں سے آپ گزرے ہیں۔ کئی اور کمزوریاں ہیں جو آپ کی ذات میں موجود ہیں جن کے ساتھ آپ زندہ رہ رہے ہیں جن کے ساتھ آپ نے ایک قسم کی صلح کر رکھی ہے۔ آخر وہ بھی تو انسان ہیں، ان کے اندر بھی کمزوریاں ہیں۔ ان کے اندر بھی ایسے جذبات ہیں جو بچپن کی عمر میں بعض دفعہ غیر اللہ کی طرف زیادہ مائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان کی تادیب کی ضرورت ہے ان کو رفتہ رفتہ تربیت دے کر۔ ایک خاص نہج پر چلانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ شوخیاں، یہ تیزیاں اور یہ تحقیر کی باتیں کام نہیں دیں گی۔ حوصلہ کرنا ہوگا۔ مگر حوصلے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے دو طرح کے لوگ دیکھے ہیں۔ بعض اپنی اولاد سے اس قسم کے حوصلے کا سلوک کرتے ہیں کہ وہ جو مرضی کرتی رہے ان کو پرواہ کوئی نہیں۔ یہ حوصلہ نہیں ہے۔ یہ تو بے حسی ہے۔ یہ تو موت ہے۔ حوصلہ یہ ہے کہ دکھ محسوس کرے اور دکھ، دکھ کے ساتھ رہے اور اس دکھ کو برداشت کرکے پھر

اخلاق کا ثبوت دے

اگر آپ ان کمزوریوں کو دیکھیں اور آپ کی روح بے چین نہ ہو جائے تو خدا کی قسم! آپ حوصلے والے نہیں۔ آپ مردہ ہو چکے ہیں۔ تکلیف کی آزمائش کے وقت حوصلہ دکھانا اور ان محرکات کے وقت غصے کو قابو میں رکھنا جب کہ انسان لازما طیش کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کو حوصلہ کہتے ہیں۔ اور تربیت کے لئے اس حوصلے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک ایسے صحابیؓ روایت کرتے ہیں جو ایک لمبے عرصے تک اسلام سے غافل رہے اور صحرا میں انہوں نے پرورش پائی۔ اس لئے وہ شہروں کے اخلاق اور آداب و اطوار سے ناواقف تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں پہلی دفعہ مدینے میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ تو مجھے نہ تو شہری تہذیب و تمدن کا کوئی حال معلوم تھا نہ نماز کے آداب سے واقفیت تھی۔ چنانچہ نماز کے دوران میں نے ایسی حرکتیں کیں جو نماز میں نمازی کو زیب نہیں دیتیں وہ کہتے ہیں کہ جب نماز ختم ہوئی تو اردگرد سے صحابہ کی نظریں مجھ پر اس طرح پڑیں جیسے مجھے کھا جائیں گی۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور وہ جانتے تھے کہ آپؐ کی نماز میں یہ حرکتیں خلل انداز ہوئی ہیں اور یہ چیز وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ جیسے وہ مجھے خونی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ میں نے کیا خبیثانہ حرکتیں کی ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے خوف محسوس کیا لیکن اچانک میری نظر حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک چہرے پر پڑی۔ آپؐ کی آنکھوں میں پیار بھرا ہوا تھا۔ ایسی محبت اور ایسی شفقت تھی کہ جیسے ماں بہت ہی پیار کی حالت میں اپنے بچے کو دیکھ رہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ دیکھو!

نماز میں یوں نہیں کیا کرتے۔

یوں کیا کرتے ہیں۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں، نماز کس طرح پڑھا کرتے ہیں۔ ایسی ایک نہیں، دو نہیں، بیسیوں مثالیں ہیں۔ آپؐ نے بڑوں کے ساتھ بھی شفقت اور حلم کا ثبوت دیا اور چھوٹوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمایا۔ جاہلوں کے ساتھ بھی اور عالموں کے ساتھ بھی۔ یہ وہ مربیؐ ہے جو ساری دنیا کو زندہ کرنے پر مامور فرمایا گیا تھا۔ اس مربیؐ کے آثار کو اپنی ذات میں، اپنے وجود میں جاری کرنا ہوگا اور اس مربیؐ سے خود زندگی کے گر پانے ہوں گے اور زندہ کرنے کے گر سیکھنے ہوں گے۔ اس لئے اپنی اولاد اور اپنی بیویوں کی تربیت میں ہرگز نہ غفلت سے کام لیں نہ سہل انگاری سے کام لیں۔ دونوں چیزیں مہلک ہیں۔ نہ ان کی

بیماریوں سے غافل ہوں، نہ اُن کی بیماریوں سے بے پرواہ ہوں۔ اپنے احساس کو زندہ رکھیں اور اُس دُکھ کو زندہ رکھیں جو بُرائیوں کو دیکھنے کے نتیجے میں ایک مومن کے دل میں لازماً پیدا ہوتا ہے۔ مَیں نے جماعت کو پہلے بھی بارہا متوجہ کیا ہے کہ سارے قرآن کریم میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بھی اشارہ نہیں ملتا کہ بدی کو دیکھ کر آپ غصے میں آجاتے تھے۔ ہاں بدی کو دیکھ کر آپ بےحد رنجیدہ ہوجاتے تھے۔ بےحد دُکھ محسوس کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کو بار بار آپ کو متوجہ فرمانا پڑا۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ (الشعراء ۲۶ : ۴) اے محمدؐ! ان ظالموں کے لئے تو کیوں اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ کیا تو غم سے اپنے آپ کو ہلاک کرلے گا۔ کہ یہ مومن نہیں ہوتے! حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضبناک ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا۔ لیکن بےانتہا، دردناک ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ پس آپ کبھی بھی اپنی نسلوں کو نماز پر قائم نہیں کرسکیں گے جب تک آپ اُن کے لئے درد محسوس نہ کریں۔ اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، درد دُعا بن جایا کرتا ہے۔ اور وہی دُعا ہے جو درد ہو۔ اس کے سوا کوئی دُعا نہیں ہے۔ وہی دُعا مقبول ہوتی ہے جس کے ساتھ دل پگھلا ہوا ہو۔ پس دیکھیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حسنہ پر غور کرنے سے کیسے کیسے زندگی کے راز ہمیں ملتے ہیں۔ ایک انسانی زندگی کے نہیں، ایک قومی زندگی کے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے

تمام انسانوں کی زندگی کے راز سیرت نبویؐ میں مضمر ہیں

اُسی سے ہمیں سیکھنے ہوں گے۔

پس اپنی اولاد کو نمازوں کی طرف اس طرح متوجہ کریں اور پھر ہفتہ ہفتہ آگے بڑھیں۔ اُن سے نمازیں سنیں۔ اگر نماز ٹھیک طرح نہیں آتی تو اُن کو سکھانا شروع کریں۔ اور اُس وقت آپ میں سے بہت سے ایسے بھی نکلیں گے جنہیں احساس پیدا ہوگا کہ اُن کو بھی نماز صحیح نہیں آتی۔ جب ترجمہ سکھانے کا وقت آئے گا تو آپ میں سے بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو خود نماز کا ترجمہ نہیں آتا ہوگا۔ جب یہ بتانے کا وقت آئے گا کہ جو کچھ پڑھتے ہو دل لگا کر پڑھنے کی کوشش کرو۔ تو بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو یاد آئے گا کہ وہ خود بھی تو دل لگا کر نہیں پڑھتے۔ تو یہ تربیت ایسی ہوگی جو دوطرفہ ہوگی۔ آپ اپنی اولاد کو زندگی کا پانی عطا کررہے ہوں گے۔ اور آپ کی اولاد آپ کو زندگی کا پانی عطا کررہی ہوگی۔

یہ ایسا مضمون ہے کہ مَیں کبھی اس کو بیان کرتے ہوئے تھک نہیں سکتا۔ میرے دل میں ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے اس حالت پر درد اور غم کی، کہ بہت سے آپ میں سے اس کا تصور نہیں کرسکتے۔ مَیں ہرگز اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا نہیں ہوں گا جب تک اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے مجھے یہ خبر نصیب نہ ہوجائے کہ جماعت نماز کے معاملے میں آج سے سینکڑوں گنا زیادہ بیدار ہوچکی ہے۔ اور ہم اگلی صدی میں خدا کے حضور اس طرح سر جھکا کر داخل ہورہے ہیں کہ ہم اور ہماری بیویاں اور ہماری مائیں اور ہماری بیٹیاں اور ہماری بہنیں اور ہمارے بھائی، سارے بڑے اور سارے چھوٹے، خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے، اُس کی عبادت کی رُوح کو سمجھتے ہوئے، عاجزانہ طور پر آئندہ نسلوں کے انسانوں کے لئے دُعائیں کرتے ہوئے اگلی صدی میں داخل ہورہے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ملے۔ (آمین)

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

محبت بھرا اسلام اور دُعاؤں کی تاکید

مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے حقیر مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر حضور پُرنور نے ازراہِ شفقت و نوازش دُعاؤں سے نوازا ہے اور احباب جماعت کو سلام کا تحفہ ارسال کرتے ہوئے مباہلہ کی کامیابی کے لئے دُعاؤں کی تاکید فرمائی ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نام اپنے مکتوب گرامی ۱۵/۸/۸۸ میں رقم فرمایا:

"آپ کا خط موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ رپورٹ خوشکن ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احمدیت کی سربلندی کے لئے بھرپور خدمات کی توفیق دے اور اپنے لازوال فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور دین و دُنیا کی حسنات کا وارث بنائے۔

تمام احباب کو میرا بہت بہت محبت بھرا سلام دیں۔ مباہلہ کی کامیابی کے لئے کثرت سے دُعائیں کریں۔"

جملہ عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق اِبتہال کو انتہاء تک پہنچا کر مباہلہ کی کامیابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اور زعماء کرام اپنی سالانہ رپورٹ کارگذاری سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں دفتر مرکزیہ سالانہ رپورٹ تیار کرسکے۔ سالانہ اجتماع کی کامیابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

لفظ "ختم" کی لغوی تحقیق اور عُلماءِ زمانہ

از مکرم سیٹھ عبدالعزیز صاحب نیوجرسی (امریکہ)

۱۔ ختم کے ایک معنی مفرداتِ راغب کے مطابق تاثیر الشیء کے ہیں۔ یعنی کسی چیز میں اثر پیدا کرنا۔ دوسرے معنی تحصیل الأثر عن شیءٍ کے ہیں۔ یعنی کسی دوسری چیز سے اثر حاصل کرنا۔ عربی زبان کی بعض تراکیب ایسی ہیں جن میں یہ دونوں معنی پائے جاتے ہیں۔ ایسی تراکیب میں خاتم اور ختم کے معنی کبھی بھی بند اور ختم کے نہیں ہوتے ایسی تراکیب میں ایک چیز تاثیر الشیء کے حکم میں ہوتی ہے اور دوسری تحصیل الأثر عن شیءٍ کے حکم میں۔ اس کی مثال خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء ہے۔ خاتم الانبیاء میں خاتم نبی ہے اور خاتم الاولیاء میں خاتم ولی ہے۔

خاتم الانبیاء کے معنے لغت کے مطابق یہ ہیں کہ وہ نبی جس سے انبیاء فیض نبوت حاصل کرتے ہیں (تحصیل الاثر عن شیءٍ) یا وہ نبی جو انبیاء کو فیض نبوت بخشتا ہے (تاثیر الشیء)

خاتم الاولیاء کے بھی اسی طرح سے دو طرح سے معنے بیان ہوسکتے ہیں خاتم کے ان دو معنی کے لحاظ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ خاتم سے فیض حاصل کرنے والا اُس کا ظل اور اثر ہوتا ہے جیسے اثر اور نقش اپنے وجود کے لئے مہر کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح سے خاتم الانبیاء میں انبیاء بھی خاتم کے محتاج اور ظل ہیں ایسے انبیاء فیض محمدی سے فیض نبوت حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے یہ معنے لغت عرب اور کلام عرب سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جہاں ختم اور خاتم کے معنی ختم اور آخری کے ہوتے ہیں ہم وہ مثالیں مفرداتِ راغب سے پیش کرتے ہیں اور اُس سے یہ ظاہر ہوگا کہ جہاں معنی ختم اور آخری کے ہوتے ہیں وہاں عربی زبان کی تراکیب مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی وہ خاتم النّبیّین اور خَتَمَ بِيَ النَّبِيُّونَ سے مختلف ہوتی ہیں۔

۲۔ مفرداتِ راغب میں ختم اللّٰہ علیٰ قلوبهم وعلیٰ سمعهم کی مثال دی ہے جہاں یہ معنے کئے جاسکتے ہیں یا یہ مراد لی جاسکتی ہے کہ قلوب اور سمع بند کر دیئے گئے ہیں یعنی معنوی طور پر۔

ان دونوں مثالوں میں فرق یہ ہے کہ ختم اللّٰہ علیٰ قلوبهم میں مختوم علیہ کا ذکر ہے جو دل اور کان ہیں۔ جن پر مہر لگائی گئی ۲۲/

لیکن پہلی مثال خاتم الانبیاء میں کوئی مختوم علیہ نہیں ہے اور نہ ہوتا ہے۔ ختم کے معنی بند اور ختم ثابت کرنے کے لئے غیر احمدی علماء ختم اللّٰہ علیٰ قلوبهم کی مثال دیتے ہیں۔ ان پر واضح ہونا چاہیئے کہ یہ دو مختلف قسم کی تراکیب ہیں اور ان کے معنے بھی مختلف ہیں۔ علماء غلطی سے ان دونوں تراکیب کو ایک جیسا سمجھتے ہیں (باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ ہو)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورِ سعید کے متعلق

قرآن و حدیث کی پُرعظمت پیشگوئیاں

ایک فرعونِ زمانہ کی عبرتناک ہلاکت

(عبد الحق فضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "تفسیر کبیر" میں سورہ فجر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں:-

"یہاں تین قوموں کو مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ عاد۔ ثمود۔ اور فرعون کی قوم کو عاد اور ثمود یہ دونوں قومیں عرب کی تھیں اور فرعون کی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ تین مثالیں اللہ تعالیٰ نے بلاوجہ بیان نہیں کیں۔ بلکہ اس لئے بیان کی ہیں کہ یہاں دو زمانوں کی خبر دی گئی تھی ایک اس زمانہ کی جس میں مکہ والوں کے مظالم کی وجہ سے مسلمانوں پر دس تاریک راتیں آنے والی تھیں اور ایک زمانہ مسیح موعود کی ملی لیالی کا۔ چونکہ عرب لوگ عاد اور ثمود ان کے وطن کے لوگ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مثال انکے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے تمہارے ملک میں دو بڑی بڑی حکومتیں گذر چکی ہیں ایک تمہارے جنوب میں تھی اور دوسری تمہارے شمال میں تھی۔ ان دونوں کے حالات پر غور کرو اور سوچو کہ جب ان لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا اور فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کا نام و نشان تک مٹا دیا...... اس کے بعد فرعون کا ذکر کیا۔ میرے نزدیک۔ اس میں مسیح موعود کے زمانہ کی خبر ہے۔ میں ابھی تک تفصیل سے نہیں بتا سکتا کہ کیوں؟ مگر دو باتیں میں بیان کر دیتا ہوں جس کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ اس مثال کا مسیح موعود کے زمانہ کیساتھ تعلق ہے اور وہ دو باتیں یہ ہیں کہ اوّل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محرم کی دسویں رات ایک خاص شان اور عظمت رکھتی ہے کیونکہ اس دن خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون سے نجات دی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسا ہی معاملہ میری امت میں ایکدفعہ ہوگا اور میری امت کو اس دن ایک عذاب سے نجات ملے گی۔ گو بظاہر یہاں فرعون اور اس کے مظالم کے نجات کے الفاظ ہیں۔ مگر ان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس رنگ کا کوئی واقعہ آئندہ ہونے والا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "میں نے دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے گاڑیوں رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے" (تذکرہ صفحہ ۲۲۹)

اسی طرح آپ کا ایک یہ بھی الہام ہے یَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوسَىٰ کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہوگا (تذکرہ صفحہ ۴۲۲)

پس جبکہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ موسیٰؑ کی طرح کا ایک واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے والا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وہ مامور جو موجودہ زمانہ میں آیا۔ اسے بتایا گیا کہ وہ موسیٰ ہے۔ فرعون اس کا پیچھا کرے گا۔ اس کے ساتھی گھبرا جائیں گے اور کہیں گے کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے اسی وقت موسیٰ بلند آواز سے کہے گا۔ کہ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا خدا میرے ساتھ ہے ان دو الہامات کے ساتھ اگر میرے اس رؤیاء کو بھی ملا لیا جائے جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے کہ میں ایک مکان میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ "اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔" (الفضل جلد ۲۲ صفحہ ۱ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۴ء) تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو لیالی عشر کے دوسرے ظہور میں گیارھویں رات یعنی بیسویں صدی میں (یہاں سہو کتابت سے انیسویں لکھا گیا ہے ناقل) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پوری ہوگی۔ اور موسیٰؑ کی مصر سے نجات کی قسم کا کوئی واقعہ جماعت کو پیش آئیگا۔

پس چونکہ یہاں مسیح موعود کا بھی ذکر تھا۔ اس لئے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کیلئے عاد اور ثمود کی مثال دی وہاں مسیح موعود کے دشمنوں کیلئے فرعون کا واقعہ بطور مثال پیش کیا گیا..........

سوط اس نشیب دار زمین کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اس لئے سوط کہکر اس طرف بھی اشارہ کیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب کے احکام نازل ہو کر ان کا ذخیرہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ ان کی ہر شرارت پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ عذاب جمع ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن سارے کا سارا جوہڑ ان پر الٹا دیا جائے گا فرماتا ہے تیرا رب مجرموں کی گھات میں رہتا ہے۔ جب وہ ان کو پکڑتا ہے تو اکٹھا پکڑتا ہے۔ کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی اسی طرح خدا تعالیٰ کا طریق ہے کہ وہ ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے اور مجرم انسان سمجھتا ہے کہ مجھے میرے برے کاموں کی کوئی سزا نہیں ملے گی مگر آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اور اسے تباہ اور برباد کر دیتا ہے یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ ہوگا۔ ہم ان کو ڈھیل دیں گے اور گیارہ سال تک دیتے چلے جائیں گے مگر آخر ایکدن آئیگا جب قیدار کی ساری حشمت کو خاک میں ملا دیا جائیگا۔ اور مومنوں کے دکھ کو خوشی میں بدل دیا جائیگا اسی طرح اس پیشگوئی کے دوسرے ظہور کیوقت بیسویں صدی میں کوئی فرعون اتنا خونناک ظلم کرے گا کہ جماعت پکار اٹھے گی۔ یٰمُوسیٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ اے موسیٰ اب تو ہماری تباہی سر پر آپہنچی اب ہم کسی طرح اس فرعون کے پنجہ ظلم سے بچ نہیں سکتے اس وقت جماعت کا جو بھی لیڈر ہوگا۔ وہ موسیٰ کیطرح اپنے ساتھیوں سے کہے گا۔ كَلَّا یہ بالکل غلط بات ہے کہ دشمن ہمیں تباہ اور برباد کر دے گا۔ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ میرے ساتھ میرا رب ہے اور وہ مجھے ہدایت دیگا میں نے وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ جب کفار غار ثور کے منہ پر پہنچ گئے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ طاری ہوئی تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کو تسلی دی کہ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی غم مت کر ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح جب جماعت احمدیہ کسی فرعون کے مظالم کیوجہ سے سخت گھبرا اٹھے گی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ کو مدعانی طور پر اس کے خلیفہ اور امام کی زبان سے کیونکہ وہ دو نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہونگے۔ جبکہ وہ غم و ہم کے تمثیلی سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوگا......... بڑے جاہ و جلال کیساتھ فرمائیں گے۔ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ كَلَّا کے معنی یہ ہیں لَا تَحْزَنْ غم مت کر إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ میرے ساتھ میرا رب ہے یعنی ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے اور وہ اس نیل میں سے ہمیں نکال کر لے جائیگا۔

(تفسیر کبیر تفسیر سورہ فجر صفحہ ۵۴۸)

قارئین بدر ملاحظہ فرمائیں کہ قرآن کریم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک فرعون کے متعلق جو پیشگوئی کی گئی تھی جس کی وضاحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے ۴۳ سال قبل مندرجہ بالا الفاظ میں فرمادی

تھی وہ آج نہایت صفائی کیساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو گئی ہے۔

یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں پوری ہوئی ہے۔ مندرجہ بالا وضاحت میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں اپنے رؤیا کا بھی ذکر فرمایا ہے جو حضور نے آج سے ۴۴ سال قبل دیکھا تھا جسے دیکھنے سے ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی کیونکہ اس میں بڑے واضح اشارے موجود ہیں کہ یہ واقعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں منصہ شہود پر آئیگا چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "۱۰ اور ۱۱ جون کی درمیانی شب میں میں نے دیکھا گویا کسی جگہ گیا ہوں اور وہاں ایک مکان رہائش کیلئے لیا ہے جسے میں سمجھتا ہوں بہت وسیع ہے مستورات پہلے پہنچ گئی ہیں اور میں آخر میں چند دوستوں کیساتھ ہوں۔ جب میں ایک مکان میں داخل ہوا ہوں۔ وہاں کچھ مستورات تعلق رکھنے والی ہیں لیکن میری وہ بیویاں جو میرے ساتھ ہیں اس جگہ نہیں اور مکان کو بھی میں نسبتاً تنگ سمجھتا ہوں اس پر مجھے کسی نے بتایا کہ اس مکان کے پہلو میں ایک اور بڑا مکان ہے وہاں میرے گھر کے لوگ ہیں میں اس طرف جاتا ہوں تو ایک وسیع مکان ملتا ہے۔۔۔۔۔ اس مکان میں جانے سے پہلے مجھے سید ولی اللہ شاہ صاحب ملے ہیں لیکن سلام کرکے بغیر کوئی بات کرنے کے چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔ اسوقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھہرا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی جب میں اس طرف جا رہا تھا مجھے سید ولی اللہ شاہ صاحب پھر ملے اور انہوں نے کہا کہ میں جب آیا تھا میرے ساتھ میری بیوی کے خاندان کی کچھ مستورات آئی تھیں اور میں انکو چھوڑ کر چلا گیا پھر انہوں نے بعض کے نام لئے کہ فلاں فلاں مستورات تھیں۔ اور ایک نام انہوں نے غلام مرزا لیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ نام ان کی کسی قریبی عزیزہ کا ہے۔ مگر مجھے حیران ہوا کہ یہ کیسا نام ہے" اس رؤیا کی تعبیر بتاتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "یہ جو غلام مرزا نام بتایا گیا ہے۔ شاید غلام مرزا سے مراد ام طاہر مرحومہ ہوں۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے مرزا طاہر احمد کو دین کی خدمت کا موقع دیا۔ یا شاید شاہ صاحب کے خاندان کا کوئی اور فرد مراد ہو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دین کی خدمت کا موقع ملے واللہ اعلم بالصواب" (الفضل ۲۰ جون ۱۹۴۴ء)

اسکی تعبیر ظاہر ہے کہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں تبدیل ہونے کے معنی ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونا۔ یہ واقعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو پیش آیا۔ پھر اس میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کا بار بار ذکر ہے جو حضور انور ایدہ اللہ کے ماموں ہیں۔ پھر اس میں حضرت اُم طاہر رضی اللہ عنہا کی خاص طور پر دین کا ذکر ہے۔ جو حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ ہیں۔ پھر "غلام مرزا" کے نام میں معنی خیز اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہیں جنہیں سلسلہ کی خاص خدمت کا موقع ملیگا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ رؤیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کے متعلق ہے اور آج حالات نے اس کی پوری پوری تائید کر دی ہے۔

علاوہ ازیں ۱۰ اور ۱۱ جون ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو یہ رؤیا دکھائی گئی اس کو دوگنا کر دیا جائے تو ۱۰ جون ۱۹۸۸ء نکلتا ہے اور یہی وہ دن ہے جس دن حضور انور نے ایک فرعون زمانہ اور ان کے ہمنوا مکذبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور پھر "الر" کے اعداد المسیح جو حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ سورۃ فجر کی تفسیر پر چسپاں ہوتے ہیں یعنی سورۃ فجر سے ظاہر ہوتا ہے میں نازل ہوئی اس کے بعد ۱۰ سال تک مکہ میں مصائب و مشکلات کا انتہائی دور آیا (لیال عشر) پھر ہجرت سے طلوع فجر کی شعاع دکھلائی دی۔ پھر گیارہ سال ختم ہونے پر جنگ بدر ہوئی جس میں "ابوجہل" اور اس کے بڑے بڑے جرنیل ہلاک ہوئے اسی طرح بعثت ثانیہ میں یعنی پھر ایک ہزار سال تاریک راتوں کا آیا گزرا۔ پھر تیرھویں صدی کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے طلوع فجر کی شعاع دکھائی دی پھر دلیالی اذا یسر کے مطابق چودھویں صدی کے آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے چیلنج مباہلہ کے دو ماہ ایک ہفتہ گزرنے پر فرعون زمانہ اپنے بڑے بڑے جرنیلوں کیساتھ ہلاک ہوا۔ اور اسے بھی دس سال ظالمانہ حکومت کا موقع ملا اور گیارہویں سال ہلاک ہو گیا۔ ۱۰ اور ۱۱ جون کو یہ رؤیا دکھایا جانا بھی اپنے اندر عمیق معنی رکھتا ہے پس قرآن کریم اور حدیث نبوی کی یہ عظیم الشان پیشگوئی جس کی نہایت ایمان افروز تشریح آج سے ۴۴ سال قبل تفسیر کبیر میں کر دی گئی تھی آج ہر پہلو سے بڑی شان کیساتھ پوری ہو گئی ہے ؎

تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار
(دُرّثمین)

باقی رہی حدیث نبوی جس میں بتایا گیا ہے کہ میری اُمت میں بھی موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی طرح کا واقعہ رونما ہوگا اس کے لئے اشاعت ہذا کا اداریہ ملاحظہ فرمائیے۔

خدا کرے کہ دور حاضر کے مخالفین احمدیت ان حقائق پر غور کرکے صداقت کو پالیں ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
(دُرّثمین)

درخواست ہائے دعا

٭ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے ججہ قادیان سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز مقبول احمد سلمہٗ نے بی کام کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمدللہ عزیز کے روشن مستقبل کے لئے درخواست دعا ہے۔

٭ مکرم مولوی عبدالمومن صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ بھوٹان میں ایک دوست نے اپنے بچے کے متعلق بعض پریشانیوں کے ازالہ کیلئے حضور انور کی خدمت میں درخواست دعا کی ہے ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔

٭ مکرم نصیر الدین صاحب شیرا اعانت بدر میں ۱۰ روپے ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ناگشہ بی بی بنت بیلگام کرناٹک چند ماہ سے علیل ہیں۔ نیز کچھ پریشانیوں کا سامنا ہے دعا کی درخواست ہے۔

٭ مکرم الحاج ڈاکٹر محمد عارف صاحب محمد پور ضلع گونڈہ نے ایک غیر احمدی دوست کیساتھ مل کر ٹی وی اور ریڈیو کا کاروبار شروع کیا تھا۔ لیکن پارٹنر بددیانت نکلا ہے جسکی وجہ سے کاروباری پریشانیوں سے دو چار ہیں اعانت بدر میں ۵۰/- روپیہ ارسال کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

٭ مکرم خلیل الدین احمد خانصاحب اڑلیہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بھائی شیخ شفیق احمد صاحب کے عہدہ میں ترقی اور دینی دنیوی فلاح و بہبود کے لئے اور میرے نسبتی بھائی مکرم منصور احمد صاحب کیلئے بابرکت روزگار کیلئے درخواست دعا ہے۔

٭ مکرم محمد عبدالستار صاحب سبحانی معلم وقف جدید دارلنگا لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ عرصہ دراز سے یرقان کی بیماری میں مبتلا ہیں دل کی کمزوری بھی لاحق ہے۔ صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

٭ مکرم محمد یوسف صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد بشیر الاسلام صاحب آف دوبئی علاج کیلئے لندن اور روس کا سفر اختیار کر چکے ہیں۔ ماسکو میں چھ ماہ تک ان کا علاج ہوگا۔ دو اپریشن بھی ہونگے صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

٭ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ابن مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے B.ED. کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے ۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے روشن مستقبل کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

٭ مکرم یوسف خانصاحب ساونت واڑی ۲۷ روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے اپنے پوتے فراز احمد ابن عزیز احمد کی کامل صحتیابی، درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

٭ مکرم ڈاکٹر سید یوسف احمد صاحب کینیڈا سے اپنے محکمانہ معاملات میں سرخرو اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

دوسری و آخری قسط

مُناظرہ گلگنور

مابین جماعتِ احمدیہ و اہلِ سُنّت والجماعت

از قلم مکرم شیخ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش

آج امام مہدی علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کو ثابت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو ثابت کر دیا ہے کہ کاسرِ صلیب آپ ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ سمجھ کر ہمارے مدِ مقابل مناظر عیسائیوں کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور انگریزوں کا ایجنٹ ہمیں آپ کہہ رہے ہیں۔

مولانا اسماعیل صاحب سونگھڑوی بڑے پریشان حال ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے کہا تھا کہ شمس صاحب مرزا صاحب کی فہرست کتب نہیں لکھ سکیں گے۔ لہٰذا بات آگے تب ہی بڑھے گی جب یہ فہرست لکھیں۔ رہا وفاتِ مسیح ختمِ نبوت کے مسائل یہ تو میں ایک ایک منٹ میں حل کر دوں گا۔

مولانا حمید الدین صاحب شمس نے کہا کہ جن مسائل کے لئے مولانا اسماعیل صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایک ایک منٹ میں حل کر دوں گا۔ ایک گھنٹہ میں ایک بھی قرآن کریم کی آیت اور ایک بھی حدیث پیش کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور دعویٰ ہے کہ میں ایک ایک منٹ میں حل کر دوں گا۔ اگر ہمت ہے تو دلائل توڑ کر دکھائیں۔ باقی رہا آپ کا پھر فہرست کتب لکھنے پر اصرار حالانکہ اس کا نفسِ مضمون سے تعلق نہیں۔ لوگوں کی توجہ کو نہ ہٹائیں۔ اگر آپ فہرست کتب پر اصرار کرتے ہیں تو ہم ہی یہ لکھ دیتا ہوں۔ کیا آپ فہرست لکھنے کے بعد سامعین کے سامنے احمدیت کو قبول کریں گے۔ لکھ کر دیجئے۔

مولانا اسماعیل صاحب! اچھا تو آپ یہ لکھ دیں کہ مرزا صاحب کی جملہ کتب پر آپ ایسے ہی ایمان لاتے ہیں جیسے قرآنِ مجید پر۔

مولانا حمید الدین صاحب شمس نے کہا۔ شکر ہے کہ ایک ہی گرفت سے مولانا میں کچھ نرمی آگئی ہے اور سختی ختم ہو گئی۔ اور اب لکھوانے کی کچھ اور شرط لگا دی ہے۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب کو قرآنِ مجید کا رتبہ نہیں دیتے۔

سامعین کو پھر بتایا گیا کہ حضرت مرزا صاحب نے جب حضرت مسیحؑ کی وفات کا اعلان کیا تو علماء نے مخالفت کی لیکن گذشتہ دنوں روزنامہ سیاست میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جناب فدا حسنین صاحب ڈائریکٹر آثارِ قدیمہ کشمیر نے ایک کتاب "فِفتھ گوسپل" شائع کر کے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ہے وہ تائید جو جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے یہ سب کچھ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ مسیح کو مرنے دو اسی میں حیاتِ اسلام ہے۔ اور کتاب البریّہ میں حضرت مہدیؑ نے یہ چیلنج دیا کہ اگر کوئی شخص ایک بھی حدیث پیش کر دے جس میں حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے اور بجسدِ عنصری واپس زمین پر آنے کا ذکر ہو تو ایسے شخص کو ۲۰ ہزار روپے کا انعام اور اپنی کتابوں کو جلا دینا بطور تاوان اس کے علاوہ ہوگا لہٰذا اگر مولانا میں ہمت ہے تو مردِ میدان بن کر ایک حدیث پیش کریں۔ ہم ابھی مولانا کے پاس جو کتابوں کا پٹارا ہے جس کا بار بار ذکر کرتے ہیں یہیں آگ لگا دیں گے۔ لیکن مولانا ایسا نہیں کر سکیں گے ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ حضرت مرزا صاحب کس تحدّی سے فرماتے ہیں! سُنئے!

یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے ابنِ مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھیگا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابنِ مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی ...... کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

اور آج ہم یہاں اعلان کرتے ہیں کہ ے

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دُنیا سے بھی اب آگیا ہفتم ہزار

اور حقیقت یہ ہے کہ آنے والا وقت پر آیا اور اُس نے یہ اعلان فرمایا کہ ے

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

باقی رہا ہمیں حضرت مرزا صاحب کی کتب پر ایمان ہے لیکن یہ کہنا کہ جس طرح قرآنِ مجید پر یہ درست نہیں۔ قرآنِ مجید کا رتبہ سب کتابوں سے بڑھ کر ہے۔ کیسی کیسی شرطیں آپ ہم سے لکھوانا چاہتے ہیں یہ مناظرہ تقریری ہے تحریری نہیں۔ اس کو مدِ نظر رکھیں ہم اس وقت کچھ بھی لکھ کر نہیں دیں گے اگر تحریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔

مولانا اسماعیل صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ وہ لوگ بیوقوف ہیں جو مجھے مسیح موعودؑ کہتے ہیں۔

مولانا حمید الدین صاحب شمس نے کہا کہ ہم نے یہ نہیں پڑھا۔ اگر ہے تو حوالہ دیجئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو حدیث بخاری میں ہے کہ

مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ۔ کہ جس نے کہا کہ میں یونس سے بہتر ہوں اُس نے جھوٹ بولا۔ مولانا کیا اس کی وضاحت کر سکتے ہیں۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے بڑے ہیں یا نہیں۔ بہرصورت ہمارا کام آپ کو شکست دینا نہیں بلکہ پیغامِ حق پہنچانا ہے۔ اور جس مہدی سے متعلق پیشگوئیاں تھیں وہ آچکا ہے۔ اور ایگریمنٹ کے عین مطابق قرآن و احادیث سے ہم اُس کی صداقت کو ثابت کر چکے ہیں۔ اور آپ نے ہماری کسی دلیل کو توڑا نہیں۔

مولانا اسماعیل صاحب سونگھڑوی نے سی۔ آئی پولیس مسٹر جادو چندر مناظرہ سے تین مرتبہ درخواست کی کہ مناظرہ ختم کر دیا جائے۔ ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے۔

اس پر سب نوجوان واپس قیام گاہ پر آگئے اور کچھ دیر بعد مولانا اسماعیل صاحب اپنے دو سو حواریوں کے ساتھ بے نیل و مرام واپس لوٹے تھے

بہت شور سُنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

اس کے بعد جماعت احمدیہ کا وفد اسلامی نعرے لگاتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے واپس ہوا۔ راستے میں ایک ڈیم کے کنارے پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے شکرانہ کے دو نفل باجماعت پڑھائے۔

اس مناظرہ میں مندرجہ ذیل خدام نے شرکت فرمائی۔ اور کامل اطاعت و جذبۂ فدائیت کا مظاہرہ کیا۔ لغرضِ دُعا ان مجاہدین کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے

خیر عطا فرمائے۔ آمین۔
مکرم ارشاد حسین صاحب۔ مکرم عبدالغنی صاحب دیودرگی۔ مکرم احمد عبدالماجد صاحب معتمد علاقائی۔ مکرم سید ابرار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ مکرم محمد ضیاء الدین صاحب۔ مکرم مرزا ارشداللہ بیگ صاحب۔ مکرم محمد تقی الدین صاحب مکرم اشفاق احمد صاحب، مکرم نجیب احمد صاحب، مکرم ریاض الدین صاحب عزیز رضوان احمد صاحب انصاری۔ مکرم منور احمد صاحب، مکرم ارشد حسین صاحب، مکرم سید لیٰسین احمد صاحب، مکرم محمد اظہر احمد صاحب مکرم مقصود احمد صاحب مشرق۔ مکرم عبدالمتین صاحب، مکرم سیٹھ محمد نصیر الدین صاحب، مکرم محمد عبدالباسط صاحب، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم احمد عبدالرحمٰن صاحب مکرم محمد نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ، مکرم نذیر احمد صاحب چنتہ کنٹہ، مکرم محمد منظور احمد صاحب، مکرم محمد بابر صاحب نیز دیگر خدام نو مبائعین گومڑپلی اور معاونین مبلغین ومعلمین مکرم مولوی نصیر احمد صاحب کٹیھی، مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب عاجز۔ مکرم رفیق احمد صاحب طارق،

مکرم غلام احمد صاحب فادر، مکرم مولوی ظفراللہ صاحب اور خاص طور پر جماعت احمدیہ گگنور کے نہایت ہی مخلص احمدی مکرم عبدالنبی صاحب و مکرم تاج الدین صاحب اور مکرم رحیم الدین صاحب نے بے حد ہمت اور جذبہ سے کام کیا۔ ایم ایس۔ پی صاحب ضلع کھمم اور ایس۔ آئی صاحب گگنور اور منڈل پریذیڈنٹ گگنور بھی بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے بروقت ہر ممکن تعاون دیا۔ بالخصوص محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد و محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس ہمارے شکریہ کے خاص مستحق ہیں۔ جنہوں نے بہت ہمت اور خدا کی تائید سے بے انتہاء جرأت کے ساتھ اس معرکہ میں حریف کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جو ایک عرصہ تک افراد جماعت احمدیہ تو یاد رکھیں گے ہی لیکن مخالف کبھی اس واقعہ کو بھول نہ سکے گا۔ انشاء اللہ

یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

اعلان نکاح

۲۳ـــــ ۸۸ کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی محمد ابراہیم شاہ صاحب نے مکرم غلام حسن صاحب گنائی ساکن شورت کشمیر کا نکاح مکرمہ نسیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم غلام رسول شاہ صاحب ساکن بیشہ وار تحصیل شوپیان کے ساتھ مبلغ ۹ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم غلام حسن صاحب گنائی نے مکرم سیکرٹری صاحب مال بیشہ وار کے پاس اعانت بدر میں اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ دس روپے جمع کروائے ہیں۔ اس نکاح کے دینی و دنیاوی طور پر بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

★ــــ مکرم رشید الدین صاحب دہلوی قادیان لکھتے ہیں کہ اُن کی ہمشیرہ مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب ڈرائیور سکندر آباد کی دونوں آنکھوں کا آپریشن ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے نظر اور صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ نظر کی بحالی و شفایابی کاملہ عاجلہ کے لئے ★ــــ مکرم ایم اے باطن صاحب نائیجیریا میں D.H.M کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے۔
★ــــ مکرم تابش نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے بھتیجے عزیز محمد قاسم صاحب بھارت تبت سیما پولیس کی ٹریننگ کے سلسلہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے اور صحت و سلامتی و قبول حق کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔
(ادارہ)

جماعت احمدیہ مدراس کی تبلیغی سرگرمیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

تامل ناڈو کے علماء کی تنظیم جماعت العلماء کی طرف سے مورخہ ۱۳ر اگست کو مدراس سے ۳۰۰ کیلومیٹر دور سلیم (SALEM) میں وسیع پیمانے پر ایک شریعت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں اور تقریروں کے علاوہ ایک معاند احمدیت مولانا شبیر علی صاحب کی تقریر قادیانیت کے عنوان پر بھی مقرر تھی۔
اس کانفرنس میں شرکت کے لئے خاکسار کو بھی دعوت نامہ آگیا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار مع پانچ افراد جماعت بہت سا لٹریچر لے کر روانہ ہوا۔ اس کانفرنس میں ۵۰۰ کے قریب علماء اور بہت سے عربک مدرسوں کے طلباء نے شرکت کی تھی۔ لیکن عوام نے اس کانفرنس سے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی۔
کانفرنس کے دو اجلاسوں کے درمیانی وقفہ میں ہمارے خدام نے جلسہ گاہ کے باہر اور اردگرد وسیع پیمانے پر توحید اور شرک۔ ختم نبوت کی حقیقت۔ وفات عیسیٰؑ۔ ایک دعوت عام وغیرہ لٹریچرز ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے۔ چنانچہ وقفہ کے بعد دوسرے اجلاس میں شرکت کرنے والے اپنے ہاتھوں میں احمدیہ لٹریچرز ہی لے کر پنڈال میں داخل ہوتے رہے۔
اجلاس کے دوران یہ اعلان کیا گیا کہ اس مولانا نے جو قادیانیت کے عنوان پر تقریر کرنے والے تھے معذرت کی ہے۔ اس وجہ سے مذکورہ عنوان پر نہ کوئی تقریر ہوئی اور نہ ہمارے لٹریچرز کے بارے میں جو نہایت وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا تھا کسی قسم کا کوئی تبصرہ ہوا۔ بعض علماء سے گفتگو کی طرح ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن وہ صاف پھسلتے رہے۔
یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ چند ماہ قبل مدراس میں احمدیہ مسلم مشن ہاؤس سے کچھ تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع غیر احمدیوں کی بڑی مسجد میں اسی جماعت العلماء کی طرف سے انجمن تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا تھا۔ اس میں مدراس شہر سے قادیانیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے بہت سارے منصوبے تراشے گئے تھے۔ اس وقت بہت سی تعلیاں ہانکی گئی تھیں۔ ان تمام فتنہ انگیزیوں کے محرک مولانا خلیل الرحمٰن ریاضی جنرل سیکرٹری جماعت العلماء تامل ناڈو تھے۔ اس جلسہ کے چند ہی دنوں کے اندر مذکورہ مولانا حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف کئے گئے تمام منصوبے اُسی مسجد کی چار دیواریوں کے اندر ہی مقید ہو کر مر گئے۔
مذکورہ جلسہ عام کے چند روز بعد انجمن تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری صاحب ایک اہل حدیث مولانا کو لے کر مشن ہاؤس تشریف لائے تاکہ مجھ سے ختم نبوت کے موضوع پر مباحثہ کریں۔ دو ڈھائی گھنٹے کی گفتگو کے بعد دونوں صاحبان شکست خوردہ ہو کر مزید تحقیقات اور تیاری کر کے آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ میں نے اُن دونوں سے کہا تھا کہ آج دُنیا میں مقام ختم نبوت کی حفاظت کرنے والی کوئی تنظیم ہے تو صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اگر آپ لوگ اور آپ کی انجمن نیک نیتی سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کی اشاعت و تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو جماعت احمدیہ آپ کے ساتھ پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔
لیکن اگر تحفظ ختم نبوت کی آڑ لے کر پاکستان کے نقش قدم پر چل کر فتنہ فساد اور بدامنی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ لوگ نہ صرف ناکام و نامراد رہیں گے۔ بلکہ خدا کے قہر کے نیچے آجائیں گے۔
سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مباہلہ کے چیلنج کا تامل زبان میں ترجمہ کر کے ماہ اگست ۱۹۸۸ء کے رسالہ راہ امن میں شائع کیا گیا ہے اسے بذریعہ ڈاک جماعت العلماء کے سرکردہ علماء اور معاندین و مکفرین احمدیہ کے نام روانہ کر دیا ہے۔
دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزا طاہر احمد کی جانب سے معاندین مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا چیلنج

اے خدا ہم تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق سچا ہے اس پر اپنی نعمتیں اور جو جھوٹا و مفتری ہے اس پر اپنا عذاب نازل فرما

اسلام آباد: (اسٹاف رپورٹر) بحیثیت امام جماعت احمدیہ دعوت دیتا ہوں کہ جو لوگ ہم پر ذاتی فائدے اور اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لئے آئے دن طرح طرح کے من گھڑت اور لغو الزامات لگاتے ہیں۔ اور وہ شخص جو ہماری وضاحتوں کے باوجود اپنے معاندانہ موقف پر قائم ہیں۔ اور جماعت پر جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے تو ایسا شخص خواہ حکومت پاکستان سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور حکومت سے رابطہ عالم اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا علماء کے کسی گروہ سے سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا غیر سیاسی شخصیت ہو۔ غرض یہ کہ ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے اور حسب ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل و عیال اپنے مردوں اور عورتوں اور ان تمام متبعین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں۔ اور فریق ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلان عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعے سے اس کی تشہیر کرے۔

اے قادر و توانا عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاؤں میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما۔ اس کی ساری مصیبتیں دور کر اس کی سچائی کو سارکا دنیا پر روشن کر دے۔ اس کو برکت پر برکت دے اور اس کو معاشرہ سے ہر فساد اور ہر شر سے دور کر دے۔ اور اس طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے مرد اور عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی محبت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تاکہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے۔

اور ان کے اعمال ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو۔ اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تاکہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے۔ اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو۔ اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینہ میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے۔ اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

ہم ہیں

فریق اوّل	فریق ثانی
(امام جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں) مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ عالمگیر) ولد .... مرزا البشیر الدین محمود احمد جمعۃ المبارک ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء	(بانی سلسلہ احمدیہ کے وہ تمام مکفرین و مکذبین جو پوری شرح صدر اور ذمہ داری کے ساتھ عواقب سے باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریق بننا منظور کرتے ہیں .... دستخط .... مع تاریخ ....

یہ چیلنج مرزا طاہر احمد کی جانب سے ایک پمفلٹ کے ذریعے سر عام دیا گیا ہے اس پمفلٹ میں ان تمام الزامات کی سختی کے ساتھ تردید کی گئی ہے جو دیگر مسلک کے علمائے کرام ان پر عائد کرتے ہیں مجوزہ پمفلٹ آج کل برسرِ عام عوامی حلقوں میں گردش کر رہا ہے اس مباہلہ کے متعلق جماعت احمدیہ کے ایک سرکردہ پیرو کار نے نمائندہ تاجر سے بات چیت کے دوران ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس چیلنج کو دوسرے مسلک کے چوٹی کے علمائے کرام کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی عدالت میں پیش ہو جانا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عدالت ہی ایسی عدالت ہے جہاں صرف اور صرف انصاف ملتا ہے۔
(بشکریہ ہفت روزہ تاجر اسلام آباد)

یاد دہانی برائے

تحریک اشاعت قرآن فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی تحریک اشاعت قرآن فنڈ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان تک پہنچائی جا چکی ہے۔ بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے وعدہ جات اور ادائیگیوں کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ لیکن ابھی بیشتر جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ مہربانی فرما کر اس بابرکت تحریک میں اپنے وعدہ جات اور ادائیگیوں کی تفصیل سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دے کر ممنون فرمائیں تاکہ حضور انور کی خدمت میں بغرض دعا رپورٹ پیش کی جا سکے۔ واضح رہے کہ دسمبر ۱۹۸۸ء تک ان وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی ضروری ہے

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد
صدر جوبلی کمیٹی قادیان بھارت

توحید کے متوالے

اک طغیانی سی آنکھوں میں اور دل میں شعلہ ہوتا ہے
تبلیغ کے جذبے سے دل میں اک طوفاں ٹھہرا ہوتا ہے
ہر مشکل میں ہر حالت میں ہم صبر و سکوں سے رہتے ہیں
مایوسی اور لاچاری میں اللہ پہ بھروسہ ہوتا ہے
توحید کے متوالے سر پر جب کفن لپیٹے پھرتے ہیں
نہ خوف عزا سب رہتا ہے نہ کوئی خطرہ ہوتا ہے
سینے پہ ہمارے کندہ نہیں گر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ"
پھر کیوں ہم سے ٹکرانے والا ریزہ ریزہ ہوتا ہے
ہم بے خوفی سے تلواروں کی دھار پہ چلتے رہتے ہیں
جاں دیتے ہیں کلمہ پڑھ کر پُر کیف نظارہ ہوتا ہے
اسلام کی خاطر دنیا کے ہر گوشے میں ہم پہنچے ہیں
ہر جگہ ہمارے دم سے ہی اسلام کا چرچا ہوتا ہے
ہم رہتے ہیں جس دنیا میں تم اس کی شناخت کیا جانو
یاں عجب حکومت ہوتی ہے خود حاکم اللہ ہوتا ہے
جب عرشِ بریں سے عاجز بندوں کی آہیں ٹکراتی ہیں
غیرت میں شانِ الٰہی سے اک طوفاں برپا ہوتا ہے

(طالب دعا: وسیم احمد عاجز ابن مکرم شیخ حمید اللہ صاحب لولابی)

پروگرام دورہ مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ اڑیسہ ۔ بہار ۔ مدھیہ پردیش

تحریکِ جدید عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے جاری عظیم الشان جہادِ کبیر ہے اور اس کے چندے صدقہ جاریہ ہیں ۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا ۔ مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض وصولی چندہ و تشخیص بجٹ ۸۹-۱۹۸۸ء دورہ کر رہے ہیں ۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین معلمین سے کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۷ ۹/۸۸	کٹک	۱۴ ۱۰/۸۸	۱	۱۵ ۱۰/۸۸
کٹک	۹ ۹/۸۸	۲	۱۱	لبنہ پردہ	۱۵	۱	۱۶
کچھ دوار	۱۱	۱	۱۲	راوڑکیلا	۱۶	۱	۱۷
کرڈاپلی	۱۲	۳	۱۵	موسہابنی مائنز	۱۷	۳	۲۰
پینکال	۱۵	۲	۱۷	مہوبھنڈار	۲۰	۱	۲۱
کوشپلہ	۱۷	۱	۱۸	جمشید پور	۲۱	۲	۲۳
تالبر کوٹ	۱۸	۱	۱۹	رانچی	۲۳	۱	۲۴
شنکھ پاڑہ	۱۹	۱	۲۰	گریڈیہ دیوگھر	۲۴	۱	۲۵
کٹک	۲۰	۱	۲۱	بھاگلپور	۲۵	۲	۲۷
بھوبنیشور	۲۱	۲	۲۳	بڑہ پورہ	۲۷	۱	۲۸
کیرنگ	۲۳	۴	۲۷	پاکوڑ	۲۸	۱	۲۹
نرگاڈی	۲۷	۱	۲۸	خانپور ملکی / بلہر	۲۹	۲	۳۱
مانجھیاگوڑہ / نیاگڑھ	۲۸	۱	۲۹	بلاری	۳۱	۱	۱ ۱۱/۸۸
کٹک	۲۹	۱	۳۰	مونگھیر	۱ ۱۱/۸۸	۱	۲
کیندرا پاڑہ	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۸	پٹنہ	۲	۱	۳
سونگڑہ	۱ ۱۰/۸۸	۳	۴	مظفرپور دربھنگہ	۳	۲	۵
کٹک	۴	۲	۶	موتی ہاری	۵	۱	۶
سرونیاگلاؤں	۶	۱	۷	گیا	۶	۱	۷
پارادیپ	۷	۱	۸	اورل	۷	۱	۸
کٹک	۸	۱	۹	آرہ	۸	۱	۹
بھدرک	۹	۲	۱۱	لکھنؤ	۹	۲	۱۱ ۱۱/۸۸
سورو بالاسور	۱۱	۳	۱۴	قادیان	-	-	-

اعلان

جملہ قائدین کرام و احباب جماعت کی خدمت میں تحریر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تبلیغی افادیت کے پیش نظر ایک کتابچہ بعنوان "جماعت احمدیہ کا تعارف" مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا ہے ۔ جن خدام و احباب جماعت کو ضرورت ہو وہ دفتر مرکزیہ کو آرڈر بھجوا دیں ۔ ان کو کتابچہ بھجوانے کا انتظام کر دیا جائے گا ۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دورہ مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری مینیجر بدر

صوبہ مہاراشٹر ۔ کرناٹک ۔ کیرلہ ۔ مدراس ۔ ابتداء ۱۰/۹/۸۸

احباب جماعت کو علم ہے کہ ہفت روزہ اخبار بدر سلسلہ کا ایک آرگن اور ترجمان ہے ۔ اس میں دینی و علمی مضامین کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات و ارشادات سلسلہ کی تبلیغی و تربیتی رپورٹیں اور مرکزی تحریکات و اعلانات شائع ہوتے ہیں اس لئے اس جماعتی آرگن اور ترجمان کی توسیع اشاعت میں مالی تعاون ہر احمدی کا جماعتی فریضہ ہے آپ خود اس کے خریدار بنیں دوسروں کو خریدار بنائیں اور بروقت سالانہ چندہ ادا کریں ۔ اور اگر چندہ میں سے آپ کے ذمہ کچھ باقی ہے اس کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں ۔

اخبار بدر کی ترقی و اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کے لئے نگران بورڈ کی طرف سے مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری مینیجر بدر کو مورخہ ۱۰/۹/۸۸ سے بھجوایا جا رہا ہے ۔ احباب جماعت و مبلغین کرام امراء و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرمائیں تاکہ اس مالی دورہ کے خوشکن نتائج ظاہر ہوں ۔

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

پندرہ روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶/۸/۸۸ تا ۳۰/۸/۸۸ بعد نماز فجر مسجد اقصیٰ قادیان میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا ۔ نماز فجر کے بعد گھنٹہ کا انتظام تھا ۔ اس کلاس میں درج ذیل علماء سلسلہ نے مفید و پُر معارف تقاریر کیں ۔

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل ایڈیٹر اخبار بدر ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم ۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ۔ مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز ۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر ۔ عناوین حسب ذیل تھے ۔

قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا ۔ قیام شعار اسلامی ۔ نماز کی حکمت و افادیت ۔ جنازہ کے متعلق اسلامی روایات ۔ حلال و حرام کا فلسفہ وغیرہ ۔ مجلس مقامی تعاون کرنے والے تمام علماء کرام کی شکر گزار ہے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

اعلان نکاح

۲۹ر جنوری ۱۹۸۸ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب میر گاگرن شوپیاں کا نکاح مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب شاہ قادیانی کے ساتھ مبلغ دس ہزار ایک سو ایک روپیہ حق مہر پر پڑھا ۔ اور ۱۵ر اگست ۱۹۸۸ء کو برات سرینگر احمدیہ مشن سے گاگرن گئی ۔ جہاں پر رخصتانہ ہوا ۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قادیانی نے سرینگر میں دعا کرائی ۔ ولیمہ کی تقریب مکرم محمد عبداللہ صاحب میر کے گھر منعقد ہوئی ۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے ۔

فاروق احمد چک متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

لفظ ختم نبوت کی لغوی تحقیق

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

مفردات راغب میں ایک اور مثال بھی بیان ہوئی ہے جس سے یہ علماء ختم نبوت بند اور آخری نبی کے معنی لیتے ہیں۔ وہ مثال خَتَمْتُ القرآن ہے یعنی جس نے قرآن کو ختم کرلیا یا اس کے آخر تک پہنچ گیا۔

یہ مثال بھی خاتم الانبیاء کی مثال سے بالکل مختلف ہے خاتم الانبیاء میں دونوں وصف نبوت رکھتے ہیں یعنی خاتم بھی اور انبیاء بھی۔ خاتم افاضہ نبوت کرتا ہے اور الانبیاء استفاضہ نبوت کرتے ہیں لیکن خَتَمْتُ القرآن میں پڑھنے والا اور قرآن دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں میں ایک صف نہیں پایا جاتا۔ قرآن پڑھنے والا افاضہ نہیں کرتا اور قرآن اس سے کوئی استفاضہ نہیں کرتا پس یہ دونوں ایک قسم کی مثالیں نہیں ہیں

ہم غیر احمدی علماء کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء جیسی مثال پیش کر کے اس کے معنی ختم اور آخری کے ثابت کریں۔

ختم کے حقیقی معنی تاثیر الشی کے ہیں اُن کو وہ حاصل ہے ختم کے اگر حقیقی معنی چسپاں نہ ہوسکیں تو پھر جائز ہے اس کے معنی ختم کے کرلئے جائیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور قبولِ حق کی توفیق پانے کے لئے اور خاکسار کی جملہ پریشانیوں کی دوری اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق پانے اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (نواب احمد گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

• مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفرپور سے اپنے بیٹے عزیز سید سلمان احمد کی پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اور اپنے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳
MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE:-275475
RESI:-273903
CALCUTTA-700073

تار کا پتہ:۔ "AUTO CENTER"
ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222, 28-1652
آٹو ٹریڈرز
ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک، بس، جیپ اور ٹریکٹر کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001-
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج   جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORE)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO-6 GROUND FLOOR OLD -CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY-400099
PHONE { OFFICE:- 6348179
RESI:- 629389

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA, PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر۔ ۶۲۹۴۴۳

ارشاد باری تعالیٰ
اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔
ترجمہ:۔ اے ایماندارو بہت سے گمانوں سے بچتے رہو۔
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS. 600004
PHONE { 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کرینگے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس اسٹاکسٹ جیون ڈرلیسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر - شیخ محمد یونس (احمدی) - فون نمبر :- 294 -

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J-C- ROAD BANGALORE - 560002
PHONE :- 22866

محتاج دعا :- اقبال احمد جاوید برادران - جے این روڈ لائینز
اینڈ جے این انٹرپرائسز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی ڈیکوریشن پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
6- ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSARAZA
PHONE - 605558 } BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA Traders,

WHOLE SALE & DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD. 500002
PHONE NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہفتم)

ALLIED ٹیلیگرام

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس اور ہارن ہوفس وغیرہ

پوسٹ بکس

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"نماز تمام عبادتوں کی روح ہے"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!